رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

اللہ اکبر — الہام غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۰

ششماہی ۸

سہ ماہی ۱۲/

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شب ضعف اور اسہال کی تکلیف ہو گئی۔ کان کے درد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے

حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کو ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ قارورہ کی حالت تسلی بخش نہیں۔ علاوہ ازیں سر درد کی تکلیف کم و بیش لگاتار جاری رہتی ہے۔ احباب اپنی دعاؤں کا سلسلہ درد دل کے ساتھ جاری رکھیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کرامت پر کونسی استقامت فوقیت رکھتی ہے؟

"یہ سچ بات ہے۔ کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ مگر کمال استقامت یہ ہے۔ کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں۔ اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پائیں۔ اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے۔ اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلائیں۔ اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں۔ اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں۔ اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں۔ کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں۔ کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں۔ اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں۔ اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلائیں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

تبلیغی رپورٹ انصار اللہ بابت ماہ اگست ۱۹۳۶ء

نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعلیمی اجلاس	حاضری	دیہات زیر تبلیغ	تبلیغ کرنیوالے انصار	تعداد وفود	جلسے یا مناظرے	افراد زیر تبلیغ	لٹریچر	بیعت
اٹھوال	۴۰	۲	۳۰	۱۲	۲۵	۸		۲۱۵	۵۰	
گمروعہ	۳۷	۴	۱۹	۵	۳۷	۴		۲۵۰	۱۵۰	
چوہدری پور	۵	۲	۴	۲	۴			۵		
لائل پور	۲۴	۱	۱۹	۱	۲۴		۲	۱۸۶	۲۰۵	
کلانور	۳	۱	۳	۴	۳	۱		۶۵	۲۳	
پنیارہ	۱۹			۶	۱۹			۲۶		
ریاسی	۳	۱	۳	۳	۳	۲		۳۵	۱۵	
گوجرانوالہ	۱۰	۴	۱۰	۱	۱۰			۵		
کمال ڈیرہ سندھ	۸	۲	۷	۳	۴	۱		۱۸	۳۰	
گنج مغل پورہ	۱۴	۱	۱۴	۴	۱۱	۴	۱	۱۸	۶۸	
اندرون	۶	۱	۶	۷	۶		۱	۸		
بمبئی	۱۶	۴	۱۶					۸	۲	
سرگودہا	۴	۱	۴	۴	۱	۱		۱۱		
شاہ مسکین	۴	۱	۴	۵	۴			۲۴		
حافظ آباد	۱۰	۱	۱۰	۵	۵	۱		۱		
پیرکوٹ	۵	۲	۵	۹	۵	۳	۳	۴۶	۱۱	
کھا کا بھٹیاں	۷	۴	۷	۴	۷	۳	۱	۴۴		۱
ادرحماں	۲۵	۴	۲۵	۱۱	۷		۱	۴۱۰	۸۰	۱
پان پور	۳	۲	۳	۴	۳		۲	۳۰		
موہلنکے				۵				۱۱	۴	
ننکانہ صاحب	۳	۳	۳	۲				۱۴۰	۱۴۴	۲
چک ۱۰۸ چوہدریوالہ	۶	۱	۶		۶		۱	۲۸		
چک ۱۱۷ چھور	۲۵	۴	۴۰	۵	۲۰	۲	۱	۸	۳۰	
بڈھانوں	۱۲		۲	۱۴	۲	۶	۱	۳۱۰	۱۲	۱
گکھووال	۱۱	۴	۹	۱	۲		۱	۱۵	۲۶	
نواب شاہ	۵	۱	۵	۲	۱	۱		۸	۱۰	
چک ۶۲ غربی	۱۱						۱		۷۸	۵
احمدی پور	۶	۶	۶	۳	۶			۵۷		
شاہدرہ	۱۷	۴	۱۶	۳			۱	۲۲	۳۷	
ملن	۴	۴	۳	۳	۴				۹	
بیری	۲۴	۲	۱۶	۲	۴			۸		
محمود آباد فارم	۲۲	۲	۲۰	۳	۲۰	۱۰		۲۰		
چک ۱۱۶ جنوبی	۸	۴	۸	۱	۸			۱۲	۱۱	
کریام	۱۹	۱	۱۴	۲	۶	۲		۳۵	۲۰	
جہلم	۱۱	۱	۱۰	۱	۱۱			۶		۱
تہال	۸	۱	۵	۵	۳	۵	۱			
کل میزان	۴۳۵	۷۶	۳۳۲	۱۴۴	۲۲۴	۵۴	۱۸	۲۶۸۵	۱۰۳۶	۱۱

(مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوت و تبلیغ قادیان)

حادثہ مغلپورہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے ایک پریس کمیونک میں اعلان کرتے ہیں کہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کی صبح کے حادثہ کے اسباب معلوم کرنے کے لئے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے ورکشاپ مغل پورہ میں ہوا۔ ریلوے ایڈمنسٹریشن نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ اس پر غور و خوض ہو چکا ہے۔ اور وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور اور انسپکٹر صاحب فیکٹریز پنجاب کو بغرض ملاحظہ بھیج دی گئی ہے۔

جواںؔ ہمت اہل قلم آگے بڑھیں

جماعت احمدیہ کے جواں ہمت افراد میں تصنیف اور مضمون نویسی کا ملکہ اور مذاق ذوق رکھنے والے دینی سیاسی تمدنی معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو اسلامی نقطہ نگاہ سے پیش کرنے اور اسلام کے خلاف اعتراضات کا احمدیت کی روشنی میں تحقیقی جواب دینے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علم کلام کی ترویج اور اسلامی مسائل کے متعلق اعلیٰ پایہ کا علمی لٹریچر مہیا کرنے کی غرض سے مجلس انصار سلطان القلم قائم کی گئی ہے جس کی سرپرستی حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تالیف و تصنیف نے از راہ نوازش منظور فرمائی ہے۔ صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے اور نائب صدر جناب مولانا ابو العطاء صاحب منتخب کئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جواں ہمت اہل قلم اصحاب جو علمی ادبی مذاق اور تحقیق و تدقیق کا ملکہ رکھتے ہوں اپنے تئیں پیش کرتے ہوئے خاکسار کو مجلس کی رکنیت کی درخواست جلد ارسال فرمائیں۔ رکنیت کے لئے کوئی چندہ معین نہیں کیا گیا۔ خاکسار۔ خالد مولوی فاضل بی اے (آنرز) سکرٹری مجلس انصار سلطان القلم قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر - ھو الشافی

میں مطب نوازی کی صد مایۂ ناز و دیرینہ مجرب ایجاد

"موٹاپا دور"

ہوں۔ وہ لوگ جو مہینہ مہینہ بھر صرف اس لئے کہ ہمارا موٹاپا دور ہو جائے۔ خوراک نہیں کھاتے۔ میں ان کے لئے بلا پرہیز بلا ضرر آبِ حیات ہوں۔ ہر روز ۶ اونس (۵ تولہ) وزن کم کرتا ہوں۔ میرے استعمال سے بعد از ولادت بڑھا ہوا پیٹ بھی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ میرا استعمال صحت کو بحال رکھتا ہوا جسم پھر تیلا بناتا ہے۔ مجھے زن و مرد استعمال کر کے بفضل خدا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میری کم قیمت غربا اور امراء کے لئے پسندیدہ ہے۔ میں ریل میں بیٹھ کر دور دور کی سیر کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم مجھ سے ہر ایک بیمار کو شفا حاصل ہو کر توشانی ہے۔ میری قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ آنے ہے۔ نوٹ۔ مکمل حالات لکھا کریں۔

پتہ مردانہ :- مردانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ
پتہ زنانہ :- زنانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھو کھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفیعہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (عہ) نوٹ۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔

ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

تریاق معدہ وجگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزار ہا انسانوں پر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ دل دھڑکن زردی بدن۔ تپ۔ تلی۔ ملیریا بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے علاوہ ازیں جریان احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے بیس سالہ جریان فوراً کافور ہو جاتا ہے۔

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان فوائد میں بے نظیر جملہ عیوب سے پاک ہیں۔ اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتھر۔ شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمر دادا ڈاکخانہ بھاگووالہ ضلع گورداسپور

ھو الناصر سر بستۂ قدرت مفرح جان فزا یعنی طاقت اور قوت کی لاثانی دوا ھو الشافی

رفیقِ شباب

اعلیٰ درجہ کی مقوی بدن مقوی باہ اور مقوی دل و دماغ ہے۔ اس کے استعمال سے انسان باہمت طاقتور اور قوی ہیکل بن جاتا ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ علاوہ ازیں جریان و احتلام کا خاص علاج ہے۔ غرض اس سے بڑھ کر مقوی اور عجیب الاثر دوا کا ملنا محال ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے تین روپے۔

ھو الشافی ھو الناصر

مخلوق خدا کی ہمدردی و بہبودی کے لئے ایک سخت موذی اور تباہ کن مرض کے علاج کا اقدام

یعنی اسقاط حمل (جنین) کا بہترین علاج

دوائی اٹھرا مجربہ

نسخہ لقمان الملک شاہی حکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

عورتوں کی زندگی کو تباہ و برباد کرنے والی اور نسل انسانی کی خطرناک دشمن مرض جس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاطِ حمل یا اسقاطِ جنین کہتے ہیں۔

اٹھرا کیا ہے۔ یہ وہ خطرناک اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے سینکڑوں گھرانے آنکھوں کے نور اور دل کے سرور نظر اولاد سے محروم رہتے ہیں۔ اٹھرا کیا ہے؟ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں ہی سوکھا مسان وغیرہ کا شکار ہو کر فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے دوائی اٹھرا زندگی کا پیغام ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ تین تولہ سے زائد کے لئے ۱۲/ تولہ

ملنے کا پتہ :- دواخانہ رفیق زندگی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وی آنا ۱۰ اکتوبر مجلس وزراء آسٹریا کا اجلاس رات بھر جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں چانسلر شوشنگ آسٹریا کا ڈکٹیٹر بن گیا۔ اسے غیر محدود اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ حکومت کے ممبر شوشنگ سے وفاداری کا حلف اٹھائیں گے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر سفیر ہسپانیہ مقیم لنڈن کو حکومت ہسپانیہ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حال ہی میں باغیوں نے جزیرہ اَیبزا پر قبضہ کر لیا۔ سفیر ہسپانیہ نے یہ اطلاع حکومت برطانیہ کو پہنچا دی ہے۔ اسی اطلاع میں مزید بیان کیا گیا ہے کہ باغیوں کا دستہ ۷۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ جن میں چند ایک ہسپانی فطانیوں کے علاوہ باقی سب اطالوی تھے۔ اٹلی کے دو طیارے اس فوج کے ساتھ تھے یہ فوج ایک ہسپانی جہاز میں سوار ہو کر آئی تھی۔ جس کے ایک پہلو پر اٹلی کا علم بنا ہوا تھا۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر باغی فوجیں چاروں اطراف سے میڈرڈ کے قریب ہوتی جا رہی ہیں۔ حال ہی میں باغیوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ انہوں نے میڈرڈ سے دوسرے شہروں کا سلسلہ مواصلات منقطع کر دیا ہے۔ اور میڈرڈ کو جانے والی ریلوے لائن پر بمباری کی ہے۔ میڈرڈ میں اس اطلاع کو صحیح نہیں سمجھا جاتا۔ حکومت کا بیان ہے کہ ریلوے لائن کی مرمت کر دی گئی ہے اور ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

بیت المقدس ۱۰ اکتوبر آج عربوں کی مجلس قومی کے نمائندوں اور مجلس عالیہ نے ہڑتال ختم کرانے کے متعلق اس اپیل کو منظور کر لیا۔ جس کا مسودہ عرب فرمانرواؤں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ اپیل کا مسودہ اور منشور نمائندگان باقی مجلسوں کے مشورہ کے بعد شائع کر دیا جائے گا۔

لاہور ۱۰ اکتوبر کل مسٹر جناح لاہور میں وارد ہوئے۔ وہ فلیٹی ہوٹل میں قیام کریں گے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر باغیوں کا اعلان مظہر ہے کہ قصبہ المرگس پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ طلانہ۔ الکانتا اور بارسیلونا پر بم برسائے گئے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر اوویڈو میں خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ کانکن باغی فوج کو مغلوب کرنے کے لئے شہر میں گھس گئے متعدد مکانات نذر آتش کر دیئے گئے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ سرکاری فوج نے کردموس کے نزدیک ۹۰۰ باغیوں کو شکست دی یہ دستہ اوویڈو میں باغی فوج کی کمک کے لئے آ رہا تھا۔

پٹنہ ۱۰ اکتوبر ضلع پٹنہ کے ندی نالوں میں سخت سیلاب آ گیا۔ گذشتہ سیلاب کے بعد بندوں اور سڑکوں کی مرمت کر دی گئی تھی۔ مگر اب پھر بند وغیرہ ٹوٹ گئے ہیں آمد و رفت بند ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر معاہدہ عدم مداخلت کی کمیٹی کا اجلاس تقریباً چھ گھنٹہ کے بعد ۹ بجے ختم ہو گیا۔ ایک اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ اس امر پر اتفاق کیا گیا ہے کہ مفاد عمومی کے پیش نظر موصول شدہ شکایات کے متعلق فوری تحقیقات کی جائے۔ نمائندہ پرتگال یہ کہہ کر کہ حکومت کی طرف سے ہدایات وصول ہوئے بغیر میں اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا اٹھ کر چلا گیا۔ سفیر اطالیہ نے اجلاس میں اعلان کر دیا۔ کہ اگر معاہدہ عدم مداخلت کسی فریق کے غلط رویہ سے کالعدم ہو گیا۔ تو اٹلی اس کے نتائج کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ناگپور ۱۰ اکتوبر ڈاکٹر مونجے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے تمام مصروفیتیں منسوخ کر دی ہیں۔

میڈرڈ ۱۰ اکتوبر حکومت نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ باغی فوج نوال پرال پر قابض ہو گئی ہے۔ حملہ آور فوج نے شام سے صبح تک بم برسائے۔ محصور فوج سخت مدافعت کے بعد پسپا ہو گئی۔ حکومت کا بیان ہے کہ باغی فوج کی فضائی قوت کی برتری کے باعث اسے یہ فتح حاصل ہوئی

نانکن ۱۱ اکتوبر تین ہفتہ کی ہنگامہ آرائی کے بعد آخر کار چین اور جاپان کے درمیان مفاہمت کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجدید تعلق کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان کی طرف سے یہ شرائط پیش کی گئی ہیں (۱) سرخ فوج کے حملہ کی صورت میں چین اور جاپان کی فوجیں متحدہ مدافعت کریں۔ (۲) حکومت نانکن شمالی چین کے پانچ صوبوں کو مزید خود مختاری دے دے۔ (۳) حکومت نانکن مخالف جاپان سرگرمیوں کا انسداد کرے۔ (۴) جاپان کے مال پر جو امتناعی محصولات عاید کئے گئے ہیں انہیں منسوخ کر دیا جائے۔ (۵) حکومت نانکن کے تمام صیغوں میں جاپانی مشیر مقرر کئے جائیں۔

حیفا ۱۰ اکتوبر برطانوی فوج اور اعراب میں جنگ ہوئی۔ برطانوی فوج نے کوہ کرمل پر چڑھائی کر کے طیاروں کے ذریعہ دامن کوہ پر بمباری کی۔ یہ اقدام عراب کو کمین گاہوں سے باہر نکالنے کے لئے کیا گیا۔

بیت المقدس ۱۱ اکتوبر اعراب نے برطانی ٹینکوں پر حملہ کیا۔ برطانی فوج نے بھی جواب میں آتش باری کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۵ اعرب ہلاک ہوئے۔ دو ٹینک ٹوٹ گئے۔

بیون ۱۰ اکتوبر بلباؤ سے آنے والے پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ بندرگاہ بلباؤ میں جہاز پر ۳۹ باغی اسیران جنگ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اور اصرار کیا جا رہا ہے کہ بلباؤ میں جو ۸۰۰ قیدی ہیں۔ انہیں بھی تہ تیغ کر دیا جائے۔ اسیران جنگ کے قتل عام کی رائے اس بنا پر دی جا رہی ہے کہ باغی فوج نے ایک تباہ کن جہاز کو عملہ سمیت غرق کر دیا تھا۔

استنبول ۱۰ اکتوبر عہد خلافت کے وزراء میں آخری وزیر جرنیل توفیق پاشا ۹۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ جنگ عظیم سے پہلے برلن اور لنڈن میں ترکی سفارت خانہ کے افسر اعلیٰ رہ چکے تھے

لاہور ۱۰ اکتوبر کل شام تک مالیر کوٹلہ کے تارکین ایک ہزار کی تعداد میں لاہور پہنچے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت امرتسر میں تین ہزار سے زائد لوگ مقیم ہیں۔

روما ۱۰ اکتوبر حکومت اطالیہ نے اس افواہ کی تردید کر دی ہے۔ کہ اطالوی سپاہیوں نے جزیرہ اَیبزا کی تسخیر میں باغی سپاہیوں کی مدد کی۔

شملہ ۱۰ اکتوبر آج اسمبلی کے اجلاس میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے چائے کے محصول کا مسودہ پیش کیا۔ اور اس کی توضیح کے لئے تقریر کی۔ اس مسودہ میں تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان سے برآمد ہونے والی چائے پر بارہ آنہ فی سو پونڈ کی بجائے زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول عاید کر دیا جائے۔ آنریبل ممبر نے تقریر میں کہا کہ مقامی ملازمتوں اور ریاستوں نے اس مسودہ کی تائید کی ہے۔ مسٹر جے سنگھم نے آدھ گھنٹہ تک مسودہ کی حمایت میں تقریر کی۔ بحث کے بعد مسودہ منظور ہو گیا

لنڈن ۱۰ اکتوبر میجر اٹیلی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ یہ حقیقت محتاج بیان نہیں۔ کہ معاہدہ عدم مداخلت پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ لیبر پارٹی نے اس امر پر اقرار کیا تھا۔ کہ اگر معاہدہ نہ ہوتا۔ تو حکومت ہسپانیہ اسلحہ حاصل کرنے کا آئینی حق رکھتی تھی۔

رنگون ۱۰ اکتوبر حکومت برما کا ایک اعلان مظہر ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ انہیں کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے شبہ پیدا ہو۔ کہ سرکاری ملازم انتخابات پر اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کو ووٹ دینے یا انتخاب میں کھڑے ہونے کی ترغیب نہ دیں۔

حیفا ۱۰ اکتوبر برطانی سپاہ اس وقت تک یہ سراغ نہیں لگا سکی۔ کہ عرب کس جگہ خیمہ زن ہیں۔ نقصان جان کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ پر عدالت عالیہ کے ریمارکس کی تشہیر

رضاکاران آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی قابل تعریف جد و جہد

لاہور۔ ۹ر اکتوبر (بذریعہ ڈاک) جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب صدر نیشنل لیگ لاہور کی ہدایت کے مطابق ۸ر اکتوبر بروز جمعرات رضاکاران نیشنل لیگ لاہور کا پانچ افراد پر مشتمل ایک دستہ دفتر مرکزیہ نیشنل لیگ واقع بیرون دہلی دروازہ سے یونیورسٹی گراؤنڈز کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں اولمپک ہاکی ٹیم اور پنجاب کا میچ تھا۔ ۱۰ ہزار کے قریب تماشائی جمع تھے۔ تمام رضاکار سینڈوچ بورڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ جن کے چاروں طرف مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم کے فیصلہ کے بعض فقرات نمایاں حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ دو طرف اردو میں اور دو طرف انگریزی میں ساڑھے چار بجے کے قریب رضاکار وہاں پہونچے۔ لوگوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ہندو اور سکھ جنٹلمین زیادہ تر پڑھتے تھے۔ جب کوئی پوچھتا۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو مختصر الفاظ میں ان کو سمجھا دیا جاتا۔ جب میچ ختم ہوا۔ تو بکثرت لوگ رضاکاروں کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ اس اثنا میں ایک شخص آیا۔ بورڈ پڑھتے ہی اس پر دیوانگی سی طاری ہو گئی اور زور زور سے چلانے لگا۔ کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اور یہ ڈھونگ لوگوں کو پھانسنے کے لئے رچایا ہے۔ پانچ چھ ہندو و سکھ شرفاء جو پاس ہی کھڑے تھے۔ انہوں نے اس کو لعنت ملامت کی۔ اور وہ اپنا سا منہ لیکر چلا گیا۔ جب گراؤنڈ تقریباً خالی ہو گئی۔ تو رضاکار انارکلی بازار کی طرف چل پڑے۔ راستے میں جہاں بھی چار پانچ منٹ کے لئے کھڑے ہوتے۔ لوگ ہمارے گرد جمع ہو جاتے اور نہایت دلچسپی سے پڑھنا شروع کر دیتے۔ پڑھنے والوں میں اکثریت انگریزوں اور دیگر غیر مسلم صاحبان کی تھی۔ رضاکار ایک گھنٹہ تک انارکلی میں گھومتے رہے۔ یہاں بھی ایک شخص نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو گالیاں دینی شروع کیں۔ لیکن سمجھانے پر باز آ گیا۔ شام کے قریب رضاکار واپس آ گئے۔ پانچ رضاکار جو دستہ میں شامل تھے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

بشیر احمد صاحب۔ نذیر احمد صاحب ڈار۔ محمد سلیم صاحب عارف۔ محمد عیسے صاحب اور عبد الرحمن مغل (دفتری) آج بھی ایک دستہ زیر سرکردگی جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب ایم۔ ایل۔ سی نکلا ہے۔ تقریباً تمام شہر میں ان بورڈوں کو اٹھا کر چکر لگایگا۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہیگا۔ تمام نیشنل لیگوں کو چاہئے۔ کہ اپنے اپنے شہروں میں اس پروگرام پر عمل کریں۔

(قائم مقام سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ۔ لاہور)

تحریک قرضہ ساٹھ ہزار

قرضہ ساٹھ ہزار کی فراہمی کے وقت یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام قرضہ کی رقمیں قرضہ دینے والے دوستوں کو اکتوبر ۱۹۳۶ء تک واپس کر دیجائینگی۔ اس وعدہ کی تکمیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دوستوں کو چھوڑ کر جنہوں نے اپنی رقمیں قرضہ چالیس ہزار کی مد میں تبدیل کرالی ہیں۔ یا کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ باقی تمام دوستوں کو ان کا روپیہ انشاء اللہ ماہ حال میں واپس دیدیا جائیگا۔ اسلئے تمام احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی اصل رسیدیں جو ان کو یہاں سے دی جا چکی ہیں۔ فوراً خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔ کیونکہ روپیہ بھیجنے سے قبل ان اصل رسیدوں کا دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ (فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
	دستی بیعت	۱۷۵۲	سامانہ صاحب۔ نواب شاہ
۱۷۴۱	سید امیر صاحب ضلع راولپنڈی	۱۷۵۳	عبداللہ صاحب میر اسلام آباد
۱۷۴۲	سید محمد یوسف صاحب کشمیر	۱۷۵۴	عبدالحی صاحب ایبٹ آباد
۱۷۴۳	سید احمد حسن صاحب ضلع ہوشیارپور	۱۷۵۵	سید شیر علی صاحب ضلع شیخوپورہ
	تحریری بیعت	۱۷۵۶	حسن بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۱۷۴۴	صاحب جان صاحبہ ضلع ہزارہ	۱۷۵۷	مستری محمد بخش صاحب ، شیخوپورہ
۱۷۴۵	عبدالرحمن صاحب ، ،	۱۷۵۸	محمد شریف صاحب ، ،
۱۷۴۶	جان محمد صاحب ، گورداسپور	۱۷۵۹	بھاں مائی صاحبہ ، جھنگ
۱۷۴۷	محمد ابراہیم صاحب ، ،	۱۷۶۰	عبدالحکیم صاحب ، ہزارہ
۱۷۴۸	عطا محمد صاحب ، گوجرانوالہ	۱۷۶۱	چوہدری محمد خان صاحب ، گوجرانوالہ
۱۷۴۹	فضل الٰہی صاحب ، ،	۱۷۶۲	محمد بی بی صاحبہ ، ،
۱۷۵۰	محمد دین صاحب علی گڑھ	۱۷۶۳	امۃ الحفیظ صاحبہ ، ہوشیارپور
۱۷۵۱	محمد الدین صاحب ، شیخوپورہ		

برہمن بڑیہ (بنگال) میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا

برہمن بڑیہ ۱۰ر اکتوبر جناب غلام صمدانی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۹ر اکتوبر بروز جمعہ برہمن بڑیہ میں جناب خان بہادر ابو الہاشم خاں صاحب چوہدری امیر بنگال پراونشل انجمن احمدیہ نے احباب جماعت کی موجودگی میں جو نماز جمعہ کے لئے جمع تھے۔ دعا کے بعد مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ شہر کے اندر وہ جگہ جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مولانا سید محمد عبد الوحید صاحب مرحوم جو ایک مشہور متدین عالم اور صوفی تھے کے وارثین کی طرف سے مفت دی گئی ہے۔ آپ ۱۹۱۲ء میں احمدی ہوئے تھے۔ اور بنگال میں جہاں اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے دو ہزار سے زائد احمدی ہیں۔ اور تمام اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے تبلیغ میں نہایت نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں۔

پسرور کے جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی

پسرور ضلع سیالکوٹ کا جلسہ انشاء اللہ سابقہ اعلان کردہ تاریخوں کی بجائے سات و آٹھ نومبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ

ہندوستان کی قومی زبان کا مسئلہ

بدقسمتی سے ہندوستان میں تنگ ظرفی اور فرقہ پرستی اس قدر شدت اختیار کر چکی ہے۔ کہ ایسے عام قومی مسائل جن کا کسی فرقہ یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ بھی اس کی زد سے محفوظ نہیں رہے اور انہیں بھی وسیع ملکی نقطۂ نگاہ سے دیکھنے کی بجائے فرقہ وارانہ زاویۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ مدت سے بعض ہندو صاحبان بڑے شد و مد سے ملک میں اس خیال کی ترویج کر رہے ہیں۔ کہ اُردو مسلمانوں کی زبان ہے۔ اور ہندی ہندوؤں کی۔ بنا بریں وہ اردو کو مٹانے اور اس کی جگہ ہندی رائج کرنے کے نہ صرف دعوے کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے عملی رنگ میں ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ اسے بھی بروئے کار لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے کہیں آل انڈیا ہندی کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ کہیں حکومت پر ہندی کو سرکاری زبان قرار دیئے جانے کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔ اگر بھائی پرمانند جی سکولوں پر اُردو کی بجائے ہندی کے الفاظ کندہ کرانے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ تو گاندھی جی جنہیں وسیع الخیالی کا بہت بڑا دعوےٰ ہے نہ صرف یہ کہ اُردو کے کھنڈرات پر ہندی کی عمارت تعمیر کرنے کی تحریک کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے وسائل مہیا کرنے۔ اور اس کی ترویج کو سہل الحصول بنانے کے لئے وہ لاکھوں روپیہ چندہ فراہم کرنے کی اپیل کر رہے ہیں:۔

غرض با استثنائے چند ہندوستان کی تمام ہندو آبادی اس غلط خیال کے ماتحت کہ اُردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے۔ اس بات پر تلی ہوئی نظر آتی ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ اُردو کو صفحہ ہستی سے محو کر دیا جائے:۔

برادرانِ وطن کی اس غلط اندیشی کو دُور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان پر یہ بات واضح کی جائے۔ کہ اُردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی زبان ہے۔ یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اور یہی وہ ہندوستانی زبان ہے۔ جسے ملک کی قومی زبان کہا جا سکتا ہے۔ اور جس میں قومی زبان بننے کی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے کیونکہ یہ مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے۔ مسلمان سلاطین ہند کے عہد میں جبکہ امورِ مملکت کی سرانجام دہی کے لئے فارسی زبان استعمال ہوتی تھی۔ ضروری سمجھا گیا۔ کہ یہاں کے باشندوں کو جن کی برج بھاشا زبان تھی۔ سلطنت کے کاروبار میں حصہ لینے کے مواقع بہم پہونچانے کا انتظام کیا جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ان دو زبانوں کا اختلاط ایک لازمی امر تھا اور اردو زبان بلاشبہ انہی زبانوں کے مجموعہ کا نتیجہ ہے۔ اور مسلمان عمائدین سلطنت اور ہندو اراکین کے باہمد گر مل کر رہنے۔ اور باہمی میل جول سے معرض وجود میں آئی۔ پس اُردو زبان کو محض مسلمانوں کی زبان کہنا قطعاً درست نہیں:۔

ہمارے دعوےٰ کی معقولیت اس امر سے بھی واضح ہوتی ہے۔ کہ اردو ہندوستان کے بہت بڑے حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اس کا حلقۂ اثر دوسری تمام ہندوستانی زبانوں سے بہت وسیع ہے۔ اس کے برعکس ہندی کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔ اور جو بولتے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں۔ ان کی تعداد اور بھی کم ہے۔ خود ہندو صاحبان میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو ہندی کی بجائے اُردو زیادہ سمجھتے۔ اور زیادہ بولتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ پنجاب کے ایک پوسٹ آفس کے ہندو کلرکوں کو ہندی کے ایڈریس پڑھنے میں اس قدر دقت پیش آئی۔ کہ انہیں اس کے متعلق اپنی آواز بلند کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ نوے فیصدی ہندوستانی اردو بولتے۔ یا کم از کم اسے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس ہندی کا دائرہ استعمال بہت محدود اور تنگ ہے پس ایک ایسی زبان کو ہندوستان پر مسلط کرنے کی کوشش کرنا جو ہندوستان کے کسی ایک صوبہ کی بھی خالص زبان نہیں۔ بہت بڑی غلطی ہے جس سے تنگ دل ہندوؤں کو باز رہنا چاہیئے۔

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ زبانوں کے نشوونما اور ارتقا کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں فرقہ وارانہ نقطۂ نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ بلکہ محض لسانی نقطۂ نگاہ سے ان کی ترقی کے لئے کوشش کی جائے:۔

حال میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ہندوستان کی زبان کے مسئلہ پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بلاشبہ ہندو صاحبان کی آنکھیں کھولنے اور ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ اردو زبان محض مسلمانوں کی زبان ہے۔ چنانچہ وہ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

”اُردو کو مسلمانوں کا نشان سمجھ لیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ میں خود بچپن سے اردو بولتا آیا ہوں۔ بدقسمتی سے میری تعلیم و تربیت اس انداز میں ہوئی۔ کہ مجھے اُردو اور ہندی پر عبور حاصل کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اُردو زبان میری زبان نہیں رہی۔ میں اس مسئلہ پر محض لسانی نقطۂ نگاہ سے غور کرنے کا عادی ہوں۔ زبان کے مسئلہ میں ہندو تمدن اور اسلامی تمدن کا ذکر کرنا بالکل خارج از بحث ہے“۔

پنڈت صاحب موصوف کی یہ نہایت معقول رائے ہے۔ اور اُردو زبان ہندوستان کی قومی زبان کہلانے کی مستحق ہے۔ ایسی حالت میں ہندو مسلمانوں کو متحدہ طور پر اردو کو ترقی دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اسے قومی زبان سمجھنا چاہیئے:۔

احرار ہر جگہ خوار

آج سے کئی ماہ قبل جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے فرمایا۔ کہ ”زمین ہمارے مخالفین کے پاؤں کے نیچے سے نکلی جا رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں“ (خطبۂ جمعہ ۲۴ - مئی ۱۹۳۵ء) تو معاندین کور چشم نے اس پر تمسخر اور استہزا کیا۔ لیکن اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ کے غضب نے ان کو اس طرح گھیرا۔ کہ ہر جگہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔ اور اب تو یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ ان کا بہت بڑا حامی اور مددگار ”زمیندار“ (۷ - اکتوبر) کو بھی اعتراف کر رہا ہے:۔

”پنجاب میں حضرات احرار کے ساتھ بہت کم حسن ظن باقی رہ گیا ہے۔ علے الخصوص لاہور کے باشندوں کے دلوں کی دستیں ان کے لئے بالکل تنگ ہو گئی ہیں“

یہ اس سیلاب ذلت و رسوائی کا ایک قطرہ ہے۔ جو احرار کے خلاف طول عرض ملک میں ٹھاٹھیں مار رہا۔ اور انہیں بتا رہا ہے۔ کہ جن لوگوں کے بل بوتے پر وہ جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کرتے رہے ہیں۔ وہی ان کی بیخ کنی کا موجب بن گئے ہیں:۔

روزمرّہ کے کام کے متعلق انضباط اوقات

(حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے)

ذیل کا مضمون عام حالات کو پیش نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ ورنہ بعض فانی فی الجہاد وجود جنکی ذمہ واریوں کی وسعت دوسرے لوگوں کے قیاس میں بھی نہیں آسکتی اور جو اپنی زندگی کا ہر لمحہ اپنے لئے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کی بھلائی اور بہتری کے لئے صرف کرتے ہیں۔ انہیں نہ کھانے پینے کا خیال ہوتا ہے۔ اور نہ آرام کرنے کی خواہش وہ ہر وقت خدا تعالےٰ کی یاد اور اس کے بندوں کو فیض پہونچانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کو مستثنےٰ قرار دیتے ہوئے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔

ضبط اوقات نہ ہونیکے نقصانات

ہندوستان میں اکثر لوگ اپنی زندگی بغیر کسی مقررہ ٹائم ٹیبل کے بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ کامیاب اور کام کرنے والی زندگی بغیر ایک مقررہ اور مکمل ٹائم ٹیبل کے قائم نہیں ہوسکتی۔ ہندوستانی لوگ عموماً کام آپڑنے پر کام کرتے ہیں اور ضرورت سے مجبور ہو کر کام شروع کرتے ہیں۔ اس طرح سے بہت سے مفید کام ان کے ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں وہی ۲۴ گھنٹے جن میں بغیر کسی مقررہ پروگرام کے دو یا تین کام سرانجام دے سکتے ہیں مقررہ پروگرام کی صورت میں ان میں بیسیوں کام بغیر کسی دقت کے کئے جاسکتے ہیں۔ پھر پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے صرف وقت ہی ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ ہندوستانی لوگوں کی صحت بھی بحال نہیں رہتی۔ کیونکہ نہ کھانے کا کوئی مقررہ وقت ہے۔ نہ سونے اور جاگنے کا۔ اور کھانے پینے۔ سونے جاگنے کے اوقات اگر مقرر نہ ہوں۔ تو انسان کی صحت کبھی درست نہیں رہ سکتی۔ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن کے ماتحت ذرا غور کرو تو صاف محسوس کروگے۔ کہ انگریزوں کی صحت کیسی عمدہ ہے۔ اور ان کے قوےٰ کیسے مضبوط ہیں۔ ان کے چہروں پر کیسی رونق ہے۔ ان میں کھیلوں اور تفریح کے کاموں کے وقت کیسی چستی اور سبک رفتاری پائی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کی صرف یہ وجہ ہے۔ کہ وہ اپنے تمام کام مقررہ وقت پر اور انضباط کے ماتحت کرتے ہیں۔ اسمبلی میں ہوم ممبر تقریر کر رہا ہے۔ مسئلہ بھی ایسا درپیش ہے۔ کہ ہندوستان کی قسمت کا اس پر انحصار ہے۔ مگر صدر اپنی رسٹ واچ دیکھکر ابھی آدھا فقرہ ہوم ممبر کے منہ میں ہوتا ہے۔ اور آدھا باہر۔ کہ مقررہ وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے اجلاس برخاست کر دیتا ہے اسی طرح ہائی کورٹ میں ایک قتل کا مقدمہ درپیش ہے۔ ایک انسانی جان ہاں اشرف المخلوقات کی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ سرکاری وکیل کی دھواں دھار تقریر اسے پھانسی کے تختہ پر چڑھا رہی ہے۔ مگر ملزم کا وکیل قیامت خیز اور چیف جسٹس کی عدالت کی دیواروں تک کو لرزا دینے والی اپیل سے اُسے پھانسی کے تختہ سے اتار رہا ہے۔ اور سچ مچ سے

ملک الموت کو کد ہے کہیں جاں لیکے ٹکول
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ مری بات رہے

کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ کہ عدالتی کارروائی کا وقت ختم ہونے اور لنچ کا وقت شروع ہوتے ہی چیف جسٹس ملزم کے وکیل کے منہ سے ایک کلمہ بھی سننا نہیں چاہتا۔ اور اُٹھکر ناشتہ کے کمرہ میں چلا جاتا ہے۔ دانشمندان فرنگ کی انہی باقاعدگیوں نے انہیں کام کے قابل اور صحت مند اور طاقتور بنا رکھا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے ہم ہندوستانی نہیں بلکہ ہم احمدی بھی جب کسی کام میں مشغول ہوں۔ اور کھانے کا وقت آجائے۔ بھوک لگ رہی ہو۔ معدہ کے خلو سے سردرد ہو رہا ہو۔ کھانا ٹھنڈا ہو کر برف ہوگیا ہو۔ نوکر یا بیوی کی طرف سے تقاضے پر تقاضا ہو۔ مگر ہم کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور دل میں یہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ دیکھو ہم نے کھانے اور بھوک کی پروا نہ کی۔ اور کام میں لگے رہے۔ مگر یہ نہ سوچا آج ہم نے ایک دن کام کی خاطر کھانے کو مؤخر کیا۔ تو بے وقت کھانے سے دس دن کام کے قابل نہ رہیں گے۔ پس اس ایک دن کے کام سے کیا فائدہ جبکہ ہم دس دن خدا کے کام اسلام کی خدمت اور احمدیت کی تائید سے محروم ہوگئے۔ یہی حال ہمارے سونے کا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم وقت مقررہ پر سو جائیں۔ ہم فخر یہ کہتے ہیں۔ کہ آج تو ہم رات کے دو بجے تک۔ فلاں شخص کو تبلیغ کرتے رہے۔ مگر تحقیق پر معلوم ہوگا۔ کہ یہی رات کو دو بجے تک تبلیغ کرنے والے مجاہد دوست صبح کی نماز کے وقت غافل سو رہے تھے۔ نہ نماز کے لئے ان کی آنکھ کھلی۔ نہ مسجد میں گئے۔ نہ صبح کا درس دیا۔ اور نہ وقت پر ناشتہ کیا۔ اور نہ مدرسہ یا دفتر یا کارخانہ میں گئے۔ بلکہ چھٹی لے کر دوپہر تک سوتے رہے۔ اور بعد میں ایک ہفتہ تک آنکھوں کی ورم سر کے چکروں اور ٹانگوں کی ہڈیوں کے درد سے بے قرار رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا نمونہ

حالانکہ ان کے لئے ان کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ کافی تھا۔ کہ جب ان کے مخالفوں نے رات کو دیر تک ان سے مباحثہ کرنا چاہا۔ تو انہوں نے ستاروں یعنی اپنے زمانہ کی گھڑی کو دیکھکر کہا۔ کہ انی سقیم یعنی میں بیمار ہوں۔ رات کو دیر تک جاگ نہیں سکتا۔ اب جاؤ پھر صبح کو باتیں کریں گے۔

قانون قدرت کی مثال

لیکن اگر ان کے لئے اُن کے اَبْ کا یہ نمونہ کافی نہیں۔ تو انہیں اپنے رَبْ کا نمونہ تو اختیار کرنا چاہئیے کہ واجلٌ مسمیٌّ عندہ کے مطابق وہ اپنے سب کام مقررہ وقتوں پر کرتا ہے۔ دیکھو اس کے حکم سے سورج اور چاند وقت پر نکلتے اور وقت پر غروب ہوتے ہیں۔ کہ آدم سے حضور علیہ السلام تک اور حضور علیہ السلام سے ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جب ۱۲ر اکتوبر آیا۔ تو ہمیشہ سورج ایک مقررہ وقت اور ایک مقررہ جہت سے نمودار ہوا۔ اور مقررہ وقت اور مقررہ جہت ہی میں غائب ہوگیا۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ مست گارڈ یا مدہوش ڈرائیور کی ٹرین کی طرح کبھی وقت سے پہلے نکلا ہو۔ اور کبھی وقت کے بعد غروب ہوا ہو۔

قانونِ شریعت

پھر اگر ان کے لئے قانونِ قدرت باعثِ ہدایت نہیں ہوا۔ تو وہ قانونِ شریعت ہی سے سبق حاصل کرتے کہ

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا۔

یعنی نماز مسلمانوں پر ایسا فریضہ ہے۔ کہ جس کا وقت مقرر ہے۔ اور

کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔ ثم اتموا الصیام الی اللیل۔

یعنی روزہ کا فریضہ وقت کی قید اور تعیین سے آزاد نہیں۔ بلکہ صبح صادق کی سفید دھاری سے شام کے وقت سورج کے آخری کنارہ کے ڈوبنے تک ہے۔ نیز

الحج اشھر معلومات

یعنی حج یوں نہیں کہ شتر بے مہار کی طرح جب مکہ میں گئے۔ کرلیا۔ بلکہ اس کے مہینے دن اور اوقات سب مقرر ہیں۔

ہماری حالت

پس جب قانونِ قدرت اور قانون شریعت دونوں وقت کی پابندی - اور قید کا آئینہ ہیں۔ تو کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہم احمدی جو کہ ان دونوں قانونوں کے حامل ہیں - ہمارے کام بغیر وقت کی قید اور پابندی کے ہوں - جب چاہا کھا لیا - جب چاہا - سو گئے - اور جب دل چاہا - جاگ اٹھے - اور جب خواہش ہوئی - سیر کو چلے گئے - اگر صبح کو کسی مجلس میں تبلیغی گفتگو شروع کی - تو ایسے منہمک ہوئے کہ گھر والی چولھے میں آگ جلا کر گوشت اور ترکاری کا انتظار کر رہی ہے - مگر دن کے بارہ بج گئے - لیکن نہ میاں گھر میں آئے - اور نہ پکانے کے لئے کچھ لائے بیٹھے ہیں۔ کہ مدرسہ سے بچے آکر ماں کو نوچ رہے ہیں - یا شام کو تبلیغ شروع کی - تو اس میں وہ انہماک دکھایا - کہ رات کے دو بج گئے - گھر والے انتظار کرتے کرتے پریشان ہو گئے - کمزور دل بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے اکیلے مکان میں ڈر رہے ہیں۔ اور باہر میاں مخالف کو دوزخ کی آگ سے ڈرا رہا ہے - بے شک بادی النظر میں یہ شخص تبلیغ کا حق ادا کر رہا ہے - مگر اس ایک حق کے ادا کرنے سے بیسیوں حق پامال بھی کر رہا ہے - کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے - ان لزوجك علیك حقاً وان لولدك علیك حقاً وان لزورك علیك حقاً - وان لنفسك علیك حقاً وان لربك علیك حقاً فآت کل ذی حق حقہ - یعنی اے شخص جس طرح تو تہجد پڑھ کر اپنے رب کا حق ادا کرتا ہے - یاد رکھ کہ تجھ پر تیری بیوی کے بھی حق ہیں - تیری اولاد کے بھی حق ہیں - تیرے مہمانوں - اور ملنے کے لئے آنے والے لوگوں کے بھی حق ہیں - پھر خود تجھ پر اپنے نفس کو آرام - اور آسائش پہنچانے کا بھی حق ہے - پس اے شخص! ہر حق والے کو اس کا حق دے ؛

میرا یہ مطلب نہیں کہ تبلیغ میں منہمک ہونا - یا اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے آرام کی پروا نہ کرنا منع ہے - بلکہ میرا مطلب یہ ہے - کہ عام روزمرہ کے حالات میں سب کام ایک باقاعدہ مقررہ پروگرام کے ماتحت ہونے چاہئیں - ہاں غیر معمولی حالات میں تو انسان دین کیا - دنیوی - اور اپنے دفتری کاموں کے لئے بھی اپنے مقررہ پروگرام کو توڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے - گھر میں کسی ایک شیر خوار بچہ کے بیمار ہو جانے پر ہی سارا پروگرام درہم برہم ہو جاتا ہے ؛

گزارش

پس میں دوستوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں - کہ وہ ایک کاغذ پر صبح کی اذان سے لے کر اگر تہجد کی توفیق و عادت ہے تو تہجد کے وقت سے لے کر عشاء کے بعد سو جانے تک کے کاموں کا اوقات وار تفصیلی پروگرام خوشخط لکھ کر - اور ایک گتے پر چسپاں کر کے اپنے رہائشی کمرہ میں نمایاں جگہ لٹکا لیں - اور پھر اس پر پوری پابندی سے عمل کریں - پھر دیکھیں کہ کس قدر زیادہ کس قدر مفید اور کیسے بہتر طریق سے کام کر سکتے ہیں۔

یہ پروگرام نہایت تفصیلی ہونا چاہیئے - مثلاً فلاں وقت سے فلاں وقت تک حوائج بشریہ سے فراغت - نہانا - تبدیل لباس - تہجد - اذان فجر - بچوں کو جگانا - نماز فجر - درس تلاوت - بچوں کو قرآن پڑھانا - ناشتہ - بچوں کو مدرسہ بھیجنا - تیر - ورزش - سودا سلف لانا - دفتر - مدرسہ - دوکان یا کارخانہ کو جانا - دفتر سے واپسی - خط و کتابت - الفضل اور سلسلہ کے رسالے اور دیگر اخبارات پڑھنا - قیلولہ - نمازیں - عیادت - سلسلہ کے مقامی کام - تبلیغ - مطالعہ - مضمون لکھنا - مال مویشی کی نگہداشت - بچوں کی سٹڈی - دوستوں کی ملاقات - باغ - چمن - کھیتیوں کی نگرانی وغیرہ وغیرہ سب روزانہ کام درج ہوں - اسی طرح چھٹی کے دن کا الگ پروگرام ہونا چاہیئے ؛

مگر یہ پروگرام تبھی مفید ہو گا - جبکہ اس پر عمل بھی کیا جائے - اور عمل بھی سختی اور پابندی سے اور اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے - کہ گھر میں کوئی گھڑی ٹائم پیس - یا کلاک بھی ہو - بالخصوص نمازوں کے اوقات تو ایسے منضبط ہوں - کہ ایک منٹ کی تقدیم و تاخیر نہ ہو - اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنے اس پروگرام سے دوستوں اور ملنے جلنے والوں کو بھی واقف اور آگاہ کر دیا جائے - تاکہ وہ اس کے پروگرام میں خلل آنے کا باعث نہ ہوں - بلکہ یہ بھی ضروری ہے - کہ جس طرح یہ اپنا پروگرام بناتا ہے - اسی طرح اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی ایک نقشہ اوقات تجویز کر کے انہیں اس پر عمل پیرا کرے - کہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں - کہ

اَحَبُّ الاعمال الی رسول صلے اللہ علیہ وسلم ما دام علیہ صاحبہ وان قل یعنی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ یہ امر محبوب تھا - کہ انسان جو کام بھی کرے باقاعدہ روزانہ کرے خواہ تھوڑا تھوڑا ہی کیوں نہ ہو ؛

کوئی احمدی بے کار نہ رہے

ہر انسان اسبات کا خواہاں ہے - کہ وہ اپنی روزی خود مہیا کرے گا - خاص طور احمدیہ جماعت کے لئے تو یہ سوال زیادہ اہم اور ضروری ہے - کیونکہ ہم نے دنیا کو دنیا کی خاطر حاصل نہیں کرنا - بلکہ دین کی خاطر حاصل کرنا ہے - مگر جس قدر یہ اہم سوال ہے - اس قدر اس پر توجہ نہیں کی جاتی - بدیں وجہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد خطبات میں ارشاد فرمایا ہے - کہ "کوئی بھی احمدی بے کار نہ رہے"۔ یعنے کسی نہ کسی کام میں ضرور مصروف رہے خواہ کوئی کام ہو - کوئی پیشہ ہو - حقیقت میں بذاتِ خود کوئی بھی ہنر - کوئی بھی پیشہ یا کوئی بھی کام بُرا نہیں - فی زمانہ انسانی ذہنیت میں جو یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے - کہ بڑا کام ملے - یا اعلےٰ عہدہ ملے - تب کام پر لگیں گے - ورنہ یونہی بیٹھے بیٹھے وقت ضائع کرتے رہیں گے - سخت نقصان دہ - اور زندگی کو برباد کرنے والی بات ہے - کوئی ترقی کرنے والی قوم ایسا نہیں کرتی - پھر جس قوم کو خداوند کریم کی طرف سے بھی بشارتیں دی گئی ہوں اور اس کے سامنے وسیع پروگرام ہو - اس کو تو حد درجہ محتاط ہو کر وقت کی قدر کرنا لازمی امر ہے - پس ہمارے احمدی احباب کو اور خاص کر نوجوانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے - اور وقت کی قدر کرتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے - کہ اکثر بڑے بڑے لوگ جو کہ پہلے مفلوک الحال تھے - اور نہایت غریب تھے - انہوں نے نہایت ادنےٰ اور تھوڑے پیمانے پر کام کو شروع کیا - اور بالآخر ان کی محنت استقلال اور دیانت داری نے ان کو ایسا بارآور کیا - کہ وہ زمانہ کے لیڈر کہلائے - چنانچہ فی زمانہ بھی ایسے انسان موجود ہیں - جو کہ پہلے غریب تھے - مگر اب دنیا کے امیر ترین شخص کہلاتے ہیں - مثلاً Henry Ford - ان کے اندر کونسی چیز تھی - جس کی وجہ سے اس قدر جلیل القدر بنے - وہ صرف محنت تھی - اور محنت کے ساتھ دیانت داری ؛

پس احمدی احباب کو بھی محنتی بننا چاہیئے - تاکہ وہ قوم کے لئے مفید ہوں - اور ہر بھائی کو چاہیئے - کہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں بھی عار نہ سمجھے ؛

خاکسار محمد یوسف - منیجر دی ماسٹر ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۲

حفظانِ صحت

بیماری سے مخلصی پانے کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟

(از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

انسان کو بیمار ہونے میں بعض اوقات کچھ بھی دیر نہیں لگتی۔ اور بعض اوقات انسان خود اپنے ہاتھوں بیماری حاصل کرتا ہے۔ جیسے کوئی شخص ایک ایسی چیز کھائے جسے معدہ قبول نہ کرے۔ سڑاند کے باعث وہ اس قدر خراب ہو چکی ہو۔ کہ اس کا کھانا معدے کو نقصان پہونچانے کا موجب ہو۔ یا بعض اوقات مثلاً ایک شخص کو تیز زکام ہو رہا ہے۔ دوسرا تندرست جب زکام آلودہ شخص کے سانس کے قریب بیٹھکر سانس لیتا ہے۔ تو اکثر اوقات وہ بھی زکام کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض وبائی امراض کے دنوں میں مثلاً ہیضہ طاعون۔ انفلوانزا وغیرہ کے حملہ کے وقت انسان آناً فاناً بیمار ہو جاتا ہے۔ مگر مرض کے لگنے میں گو کتنا ہی کم وقت لگے۔ لیکن انسانی جسم اس کے دفعیہ کیلئے ایک نظام کے ماتحت کوشش کرتا ہے۔ اور ہر پیدا ہونے والا مرض ایک معین وقت کے بعد ہی جسم سے علیحدہ ہوتا ہے۔ پھر جس قدر طاقتِ مدافعت کسی جسم میں ہوگی۔ اسی قدر جلد یا بدیر مرض دور ہوگا امراض کے جلد یا بدیر دفعہ ہونے میں عام طاقت۔ عمر اور حالاتِ موجودہ کا بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔

جس شخص کی عام صحت اچھی ہوگی۔ اس کے جسم میں اول تو مرض داخل ہی کم ہوگا۔ اور اگر ہوگا۔ تو بہت جلد اس کا جسم اس کو دفع کر دے گا۔ ایک بچہ یا جوان جس قدر جلد صحت یاب ہوگا۔ بوڑھا اس قدر جلد مرض سے رہائی حاصل نہ کر سکے گا۔ مرض لگنے کے وقت اگر موسم اچھا نہیں ہے۔ تو مریض کو زیادہ تکلیف ہوگی۔ اور مرض کے دور ہونے میں دیر لگے گی۔ ایسا ہی اگر مریض کسی قسم کے تفکرات میں مبتلا ہے۔ تو ایسے شخص کا مرض بھی دیر میں دفع ہوگا مرض کے جسم میں داخل ہونے پر جسم کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کو جلد از جلد دفع کرے۔ ملیریا کے جراثیم کے خون میں ملنے پر شدت سے جو بخار چڑھتا ہے۔ یہ اس جوش کے مشابہ ہوتا ہے۔ جو دو فوجوں کے آپس میں گھمسان کی جنگ کے وقت ہوتا ہے۔ جلد کی تمازت اور اس پر پسینہ کا نمودار ہونا اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ یہ جو گھمسان کی جنگ خون کے دانوں اور مرض کے کیڑوں کے درمیان ہو رہی ہے۔ اور اس وجہ سے جو عفونت فریقین کے مُردوں کی پیدا ہوتی ہے۔ وہ جسم سے نکل رہی ہے۔

اندفاعِ مرض کی طاقت عام جسمانی طاقت کے علاوہ دوسرے معاون طریقوں سے بہت حد تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ مریض کا ہوادار کمرے میں جو موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد ہو۔ اور جسم کے لئے خوشگوار ہو۔ آرام سے لیٹنا بڑی بھاری امداد ہے۔ زود ہضم اور عمدہ غذا کا استعمال جسم کو فوری قوت دے کر اندفاعِ مرض میں ممد ہوتا ہے۔ خوشگوار حالات سے دماغ کو فرحت پہونچنے سے اور تفکرات کے سلسلہ کو وقتی طور پر دماغ سے قطع کرنے سے دل اور دماغ میں جو قوت پیدا ہوگی وہ اندفاعِ مرض میں ممد ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ اہلِ دانش جب مرض میں مبتلا ہو جائیں۔ تو بجائے اس کے کہ ہٹ دھرمی کے طور پر اپنے آپ کو مشقت میں مبتلا رکھیں۔ آرام سے لیٹ جاتے ہیں۔ شریعتِ اسلامی نے بھی اسی اصل کی تائید کی ہے۔ اگر مریض نماز کو کھڑا ہو کر ادا نہ کر سکے۔ تو بیٹھکر پڑھ لے۔ اور اگر بیٹھکر ادا نہ کر سکے۔ تو لیٹ کر ادا کرے۔ حتےٰ کہ اشاروں سے بھی نماز کا ادا کر لینا جائز ہے۔ ایسا ہی مریض کو مرض کی حالت میں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

الغرض اندفاعِ مرض کے لئے جسم کی معاونت کے لئے یہ چیزیں ضروری ہیں۔

۱۔ عمدہ تازہ ہوادار کمرہ میں مریض کا آرام سے لیٹنا

۲۔ عمدہ ہلکی غذا تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کھانا۔

۳۔ دل اور دماغ کو تفکرات سے آزاد رکھنا۔

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ صحت کی قدر نہیں جانتے۔ اور اپنے جسم کی امانت کو جو خدا تعالےٰ نے ان کے سپرد کی ہے۔ حفاظت سے رکھنا نہیں چاہتے۔ وہ نہ صرف ان طریقوں پر کاربند نہیں ہوتے جن پر کاربند رہ کر امراض میں مبتلا ہونے سے ہی بچ جائیں۔ بلکہ مرض کے لگنے پر بھی احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ اور مندرجہ بالا قسم کے حفاظتی اور معاونی طریقوں کو اختیار نہیں کرتے وہ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو مقدرت رکھنے کے باوجود احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ دوسرے وہ جو سوسائٹی کے مختلف شعبوں میں ایسے جکڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو جسمانی اور دماغی آرام میسر ہی نہیں آسکتا۔ یہ لوگ دراصل مرجع خلائق ہوتے ہیں۔ اور ایسے روشنی طبع تو بس بلا شدی والا معاملہ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ مذہبی۔ قومی ملکی اور تمدنی ضروریات ہر وقت ایسے شخصوں کے جسم اور دماغ سے محنت اور مشقت کا مطالبہ کرتی رہتی ہیں۔ مگر وہ قومیں جن کو اللہ تعالےٰ نے عقل اور فہم عطا کیا ہوتا ہے۔ وہ ایسے نافع وجود سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا اس بات میں متصور کرتی ہیں۔ کہ ان پر صرف وہ مشقت ڈالی جائے۔ جو ان کے شایانِ شان ہو۔ ایسے وجودوں کی بیماری کی حالت میں نہ صرف ان پر مشقت بیجا ڈالنے سے گریز کرتی ہیں۔ بلکہ اپنے وجود کی قربانی سے ان کے جسموں اور دل اور دماغوں کے لئے فرحت پیدا کرنے میں ساعی رہتی ہیں۔

پس خوب یاد رکھو۔ بعض اوقات ایک دشمن اپنی کوشش سے اس قدر جلد نقصان نہیں پہونچا سکتا جس قدر جلد ایک نادان دوست اپنے محبوب کو بدتدبیری سے پہنچا دیتا ہے۔

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

۱۔ کیا آپ نے اپنا وہ عہد جو سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور چندہ تحریک جدید سال دوم کے متعلق کیا تھا۔ اسے مکمل طور پر پورا کر دیا ہے؟

۲۔ اگر اب تک نہیں کیا۔ تو آپ کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ سال ختم ہونے کو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ادائیگی کی آخری تاریخ جو یکم دسمبر ۳۶ء مقرر ہے۔ اس وقت تک آپ اپنا عہد پورا نہ کر سکیں۔ اور اس تبلیغی جنگ میں شامل ہونے سے محروم رہ جائیں۔

۳۔ آپ اپنے وعدہ کی نصف رقم اکتوبر میں ادا کر دیں۔ اور باقی نصف نومبر میں ادا کر دیں۔ اور اس طرح دو قسطوں میں اپنا وعدہ پورا کریں۔

۴۔ ان احباب سے بھی جن کے وعدہ کے پورا کرنے کا وقت دسمبر یا جنوری یا اس کے بعد کا ہے التماس ہے۔ کہ اگر وہ یکم دسمبر ۳۶ء تک اپنا وعدہ پورا فرمائیں۔ تو ان کے لئے وقت مقررہ سے پہلے ادا کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ پس مہلت حاصل کرنے والے احباب بھی یکم دسمبر ۳۶ء تک اپنے عہد کو سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش کریں۔

۵۔ نمائندگان مجلس مشاورت کو خصوصیت سے اپنی اپنی جماعت کے سو فیصدی وعدوں کے پورا کرنے میں خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان کے لئے حضور کا ارشاد ہے۔ کہ "میں جماعتوں کے نمائندوں کو جو مجلس شوریٰ میں شامل ہوئے تھے۔ اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ وہ جلد اس کمی کو پورا کرنے کی فکر کریں گے۔ ان کے علاوہ میں جماعت کے ہر مخلص کو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ذاتی کام میں حرج کر کے بھی بقایوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں پر اپنا خاص فضل فرمائے"۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) مُرلی کی نئی دھن (۲) عرب دوبارہ اندلس میں (۳) ڈکٹیٹروں کے خواب اور مسلمان

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ہندوستان کا مستقبل اس وسیع براعظم کے فرزندوں کے باہمی سمجھوتہ اور فرقہ وارانہ اختلافات کے حل پر منحصر ہے پنڈت جواہر لال نہرو کی لامذہبیت ہماری بگڑی کو نہیں بنا سکتی۔ کیونکہ ہم فطرتاً مذہب پسند ہیں۔ آریہ سماج کی خشکی۔ ملاؤں کی خونخواری۔ نئی نئی بننے والی سوسائٹیوں کی صلح کن پالیسی بھارت کی قسمت کو نہیں پلٹ سکتی۔ ہمارے دکھوں کا علاج ہماری سیاسی غلامی کی آزادی کرشن کی مُرلی کی جدید دھن پر موقوف ہے۔ ہمارے زمانہ کا کرشن وہ نہیں۔ جو ارجن کو مادی تیر چلانے اور کوروؤں کو خاک میں ملانے کا وعظ کرے۔ بلکہ "مُرلی کی نئی دھن" زمین پر صلح اور اہلِ زمین کی طرف پیغام آشتی ہے۔ ہم نے آج سے ۳۲ سال قبل اس جمال جہاں آرا کو دیکھا اور درخواست کی "تنک سنجر یا کنہو ہمری اور گوپال"۔ نظر التفات ہوئی بیڑا پار ہوا جو بھگت سودا کو ملا وہ سب کو ملنا چاہیئے۔ اس لئے جی چاہتا ہے۔ کہ ہندو خوش ہو۔ کہ احمدی مسلمان شری کرشن کو اللہ کا نبی مانتا ہے۔ اور ہندوؤں کی محبوب ترین ہستی سے محبت رکھتا ہے۔ غیر احمدی مسلمان ہوش سے کام لیں۔ محض احمدی عناد کے باعث قومی اتحاد کے زریں موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہمارے لئے تو اختلافات کا فیصلہ کرنے والے حکم و عدل نے شکوک و شبہات کو صاف کر دیا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے بھی غور کرنے کے لئے کافی مصالحہ ہے۔ قرآن نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ (فاطر ع ۳) اور فرمایا کہ بعض رسولوں کا ہم نے ذکر نہیں کیا اور حدیث نبوی یا قول از کم روایت ہے

کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا (تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف) (یہ کتاب خزینہ نادر کتب صدر لائبریری حیدر آباد دکن میں موجود ہے) اور قریب ماضی کے ایک جید فاضل بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔ "کیونکر کہہ دیجیئے کہ اس ولایت ہندوستان میں کوئی ہادی نہ پہونچا ہو کیا عجب ہے کہ جن کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یعنی نائب نبی ہوں۔" جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف دعوئی خدائی نصاریٰ نے منسوب کر دیا ہے۔ ایسے ہی کیا عجب ہے کہ سری کرشن اور سری رامچندر کی طرف بھی یہ دعوئے (خدائی) بدروغ منسوب کر دیا ہو" (مباحثہ شاہجہان پور ص ۳۱) نیز ایک دوست نے ذکر کیا کہ حیدر آباد کے سید پادشاہ حسین صاحب کے کسی بزرگ نے حضرت کرشن علیہ السلام کو رویا میں نبی کی حیثیت سے دیکھا۔ ایسے ہی اور مثالیں بھی دی جا سکتی ہیں

پس اس روشنی میں ضروری ہے کہ مسلمان عموماً اور بہادل نگر۔ بھاگیہ نگر اور بھوپال تال پر راجمان شاگردان مولانا محمد قاسم خصوصاً جرأت سے کام لیں۔ ہندو مسلم موانست کو ترقی دیں۔ اور حضرت کرشن علیہ السلام کی عزت کر کے ہندوؤں کو سرکار دو عالم کا شیدا بنائیں۔ اور ہندوستان کے مستقبل کو شاندار بنانے میں مرلی کی نئی دھن کی پیروی کریں۔

(۲)

ہسپانیہ پر ۷۰۰ سال تک عربوں کی حکومت رہی۔ اور خاک اندلس سے شاندار کارنامے صفحات تاریخ پر چھوڑنے والے لوگ پیدا ہوئے۔ یورپ کی علمی بیداری اسلامی سپین سے ہوئی۔ مگر نیکی کا عوض مسیحی کلیسا نے بدی سے دیا۔ اور عربوں کو ملک سے خارج کر دیا۔ مساجد کو گرجے بنایا۔ علمی ذخائر کو تباہ کیا۔ اور ہر قسم کے مظالم کا مسلمانوں کو شکار بنایا۔ روزانہ غسل کرنا اسلام کی علامت تھی۔ اور ہر صفائی پسند شخص اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے باعث مسلمان سمجھا جاتا اور سزا پاتا۔ اس جہالت کا دور دورہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ آخر سپین کی بڑی سلطنت تباہ ہونی شروع ہو گئی۔ اور وقت پہونچا کہ پوپ کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے۔ موجودہ خانہ جنگی میں باغی جنرل مولا نے کیتھولک حکومت کی واپسی کا اظہار خیال کر کے دنیا میں ایک تشویش پیدا کی تھی۔ مگر تازہ خبروں سے ظاہر ہے۔ کہ جنرل فرینکو جو باغی کمانڈر انچیف ہیں۔ کیتھولک دوستی کے تو خواہاں ہیں مگر ملک میں نہ وہ پادشاہت نہ گرجا کی حکومت کو لوٹانے کے خواہشمند ہیں۔ وہ مسلمانوں سے صلح چاہتے ہیں۔ اور عربوں کو مراعات دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس وقت تک ۱۶ ہزار عرب سپین میں آ کر باغی افواج کے ہمراہ اپنے سابقہ وطن کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ملاگا پر حملے میں ہراول کی پانچ ہزار فوج مسلمان عرب ہونگے طلیطلہ پر پہلی حملہ آور فوج عرب تھی۔ سپین کی خانہ جنگی میں عربوں کا حصہ لینا اور ۵۰۰ سال کے بعد اپنے آباؤ اجداد کی سر زمین میں اپنے سابقہ دشمنوں کے ایک حصہ سے انتقام لینا خود ایک الٰہی قدرتوں کا تماشا ہے۔ مگر سب سے بڑی خوشکن اور خدا کے زبردست ہاتھ کا اظہار کرنے والی خبر یہ ہے کہ جنرل فرینکو سپین میں اسلامی عبادت کو پھر سے جاری کرا دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور نمازیں تو خاک اندلس پر پرستاران توحید نے ادا کر لی ہیں۔ اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے ہیں۔ مگر غرناطہ کی مسجد کو واگزار کرنے اور ایک دفعہ پھر اندلس ہماری محبوب اندلس میں منارہ مسجد بنو امیہ سے کلمہ شہادت کی آواز بلند ہونے والی ہے۔ اور خدا کا نوشتہ پورا ہو گا۔ الحمرا کے دروازہ پر ایک ہاتھ اور ایک چابی ہے۔ آخری زمانہ میں روایت ہے کہ یہ ہاتھ چابی کو پکڑ لے گا۔ احمدی مبلغ کے جانے سے وہ ہاتھ چابی پر پڑ گیا۔ اور ہسپانیہ میں عربوں کے دوبارہ داخلہ کی ابتدا ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۳)

دنیا سے پادشاہتیں مٹیں برائے نام خلافتوں کا خاتمہ ہوا۔ مگر ان کی جگہ اکثر ممالک میں ڈکٹیٹر حکمران ہیں۔ جن کی حکومت خود مختار جابر پادشاہوں سے کم نہیں اٹلی میں مسولینی۔ جرمنی میں ہٹلر۔ روس میں سٹیلن۔ ترکی میں مصطفےٰ کمال اس طرز حکومت کے کامیاب نمونے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دلیری و جرات میں علیم الشان ہے۔ اور جنگ عظیم کے بعد جنگ سے تھکی ہوئی دنیا کو ڈرا کر حصول مدعا کرنے اور اپنی قوم کو بڑے بڑے خواب دکھانے میں یہ لوگ یکتا ہیں۔ جرمنی کا ہٹلر روس کے زرخیز میدانوں پر قبضہ جمانے اور روسی قوم کو جرمن کے ماتحت

لاکر جرمن عظمت کا پروگرام بنا دیا ہے۔ مسولینی طرابلس سے لے کر برطانوی مشرقی افریقہ تک اپنی افریقن سلطنت قائم کرنے۔ حبش کے بعد سوڈان۔ یمن ہیمر نا لینے کی فکر میں ہے۔ سٹیلن اور اتا ترک حامیان امن ہیں مگر طاقت کو سنبھال رہے ہیں اور ہٹلر اور مسولینی کے خوابوں کو پریشان ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں اس تمام جد وجہد میں ایک نمایاں امر یہ ہے کہ ہٹلر یہودیوں سے نفرت اور مسلمانوں سے محبت کرنے کا مدعی ہے اور مسولینی اپنے تئیں اسلام دوست ظاہر کرتا ہے اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی حامی ہے۔ روس کا طرز عمل اسلامی ممالک سے ہمدردانہ اور دوستانہ ہو رہا ہے مصطفیٰ کمال عملاً بحیرہ روم سے درہ خیبر تک سیاسی اثر قائم کر چکا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ ڈکٹیٹروں کے خواب پورے ہوں یا نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ انشاء اللہ

تلاش

میرا لڑکا نام شفیق سکنہ شاہ آباد مارکنڈا ضلع کرنال عمر ۱۲-۱۳ سال رنگ سیاہی مائل چہرہ گول ناک بائیں طرف سے چھدا ہوا ۱۴ اگست سے کہیں چلا گیا ہے قرآن مجید کا ۱۱-۱۲ پارہ اسے حفظ ہیں اور پرائمری پاس ہے۔ اگر کوئی دوست اس کے مکمل پتہ سے اطلاع دیں تو انہیں ۵ روپے بطور انعام دئے جائیں گے اور جو شخص اسے شاہ آباد پہنچا دیں گے انہیں مبلغ ۵ انعام کے علاوہ سفر خرچ بھی دیا جاوے گا۔

خاکسار

حافظ محمد صدیق محلہ گندھیاں شاہ آباد مارکنڈا۔ ضلع کرنال۔

تاثرات عرفانی کے متعلق گزارش

جب سے "الفضل" میں "ذکر و فکر" کے عنوان سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے مضامین نکل رہے ہیں اسی دن سے "الفضل" میرے لئے بے انتہا دلچسپی کا باعث ہے۔ حضرت میر صاحب کے ہر مضمون کے ہر ایک جملہ میں آپ کی عملی زندگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ آپ کے مضامین بولتے ہیں۔ آپ اپنی رائے کا بہترین طریق سے اظہار فرماتے ہیں۔ نہ کوئی فتویٰ صادر ہوتا ہے اور نہ کوئی حکم ہوتا ہے کہ ایں کرو و آں نہ کرو۔ بلکہ ان مضامین سے پڑھنے والے کے دل میں خود بخود ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے دل سے پوچھتا ہے کہ میں جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فرد ہوں۔ کس نظر سے سلسلہ کی روایات اس کے شعائر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو دیکھنے کی قابلیت رکھتا ہوں۔ آیا میں نے پہلے بھی اپنے گرد و پیش کے حالات سے کچھ سبق لیا۔ یا یونہی دل میں خیالات پیدا ہوتے گئے اور بغیر ریکارڈ چھوڑنے کے فنا ہو گئے۔ حضرت میر صاحب کے مضامین ہر ایک مطالعہ کرنے والے سے سوال کرتے ہیں کہ تم جو دنیا میں بے شمار کوائف اور حالات دیکھتے ہو۔ اخباریں پڑھتے ہو کتابیں دیکھتے ہو۔ ان کا کچھ اثر بھی تمہارے دل پر ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ہوتا ہے تو وہ کیا ہے۔

میں کھانا کھانے کے بعد سونے کو تھا۔ خیال آیا کہ الفضل کا مطالعہ کر لوں ۷ اکتوبر کا الفضل پہنچ چکا تھا۔ اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اور "تاثرات عرفانی" کو بڑی دلچسپی سے پڑھنے لگا کیونکہ میرا خیال تھا کہ جناب عرفانی صاحب نے بھی روزنامہ الفضل میں ایک نئے رنگ کے مضامین لکھنے کی طرح ڈالی ہوگی۔ لیکن مضمون ختم کر کے مجھے اتنا رنج ہوا۔ کہ میں پھر نہ سو سکا۔ اور بے اختیار ذیل کی گزارش قلم بند کرنے پر مجبور ہو گیا۔

میرے خیال میں جناب عرفانی صاحب نے نہایت تنگ دلی سے حضرت میر صاحب کے مضامین پر نکتہ چینی کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "مکانات کے نام کے متعلق تحریک ایسی اہم نہ تھی کہ اسے الفضل میں دیا جاتا یہ ایک تمدنی اصلاح بڑھتی ہوئی آبادی میں کسی دوسرے رنگ میں ہو سکتی تھی"۔ لیکن پھر خود ہی اخبار میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ "کہ مکانات کی تلاش میں دقت کا انسداد مکانات کے نمبروں سے بھی ہو سکتا ہے"۔ تعجب ہے جناب عرفانی صاحب کو "مکانات کے نام کے متعلق تحریک" چنداں اہم معلوم نہ ہوئی۔ مگر مکانات کے نمبروں کے متعلق تجویز اہم قرار دے کر پیش کر دی۔

اسی طرح سے جناب عرفانی صاحب نے فرنی فالودہ والے مضامین پر بھی تنقید فرمائی ہے۔ لیکن خود ہی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ "گو ان کا یہ منشا نہیں"۔ پس جب ڈاکٹر صاحب کا یہ منشا نہ تھا۔ تو پھر ان کے خلاف منشا اس مضمون سے نتیجہ نکالنے کی کیا ضرورت تھی۔

میرے خیال میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مضامین ایسے نہیں ہیں کہ ان کا کوئی ناگوار اثر آنے والی نسلوں پر پڑ سکے حضرت میر صاحب جس رنگ میں لکھتے ہیں وہ بے حد دلچسپ ہے۔ اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے رنگ میں مضامین رقم فرمایا کریں۔ تاکہ جماعت مستفیض ہو سکے جناب عرفانی صاحب غور فرمائیں اگر حضرت میر صاحب صحابہ اور رفیق کی بحث نہ چھیڑتے۔ تو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وہ بیش بہا مضامین ہم الفضل کے کالموں میں کیونکر دیکھ سکتے جو اس بحث کے سلسلہ میں شائع ہوئے۔

جناب عرفانی صاحب فرماتے ہیں "میں اس بحث کو تشحیذ الاذہان کا ذریعہ تو کہہ سکتا ہوں۔ مگر میں اسے اس مقصد عالی سے دور سمجھتا ہوں۔ جو ہمارے زیر نظر رہنا چاہئے۔ ہمارے مقاصد میں دو ہی باتیں ہیں تزکیہ نفس اور سلسلہ کے لئے انتہائی قربانی اب بتایئے کہ مکانات کے اسماء کی بحث کو ان دونوں باتوں سے کیا تعلق؟ فرنی اور فالودہ کی بحث کس مقصد کو پورا کرے گی"۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ہمارے مقاصد میں ان دو باتوں کے علاوہ اور بھی باتیں داخل ہیں۔ مثلاً تمدنی اور معاشرتی اصلاح۔ اور علمی اور ادبی ترقی کیونکہ تزکیہ نفس اور قربانی کی روح بغیر نظر کی وسعت کے پیدا نہیں ہو سکتی اور یہ ہر دو مضامین نظر کی وسعت پیدا کرتے ہیں ایک مکان کا جتنا بھی اعلیٰ نام ہوگا اتنا ہی صاحب مکان کے دل میں اعلیٰ خیالات ابھرتے رہیں گے فرنی اور فالودہ کے ظاہری معنوں سے ہم اس کے روحانی معنوں کی طرف غور کریں گے دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح تو آپ الفضل کے اور بہت سے کالموں پر بھی اعتراض کر سکتے ہیں۔ مثلاً "ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں" جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوتی ہیں وہ کیونکر تزکیہ نفس پیدا کرتی ہیں ایک اخبار کا مکمل معیار یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کے مفید مضامین مل سکیں۔ کیونکہ ہر وقت ایک ہی رنگ کے مضامین گو کتنے ہی مفید کیوں نہ ہوں پڑھنا طبیعت میں تکان اور بے رغبتی پیدا کر دیتے ہیں مجھے امید ہے کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اپنے سلسلہ مضامین کو برابر جاری رکھیں گے اور میں حضرت میر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے مضامین بفضل خدا ذہن صیقل کرنے والے اور ایمان کو تازگی بخشنے والے ہیں۔

مقدمہ قبرستان کے سلسلہ میں چند درخواستیں

لالہ وزیر چند صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی شہادت کے سلسلہ میں عدالت نے بعض سوالات روک دیئے تھے۔ اس لئے یہ درخواست ۵ اکتوبر کو شامل مسل کرائی گئی

پہلی درخواست

بعدالت جناب سردار جسونت سنگھ صاحب
مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ

سرکار بنام عبد الرحمٰن وغیرہ

جناب عالی! مقدمہ مندرجہ عنوان کے ملزمان جماعت احمدیہ قادیان کے افراد ہیں اور ان میں سے بعض جماعت کے معزز عہدیدار ہیں۔ اور جو مقدمہ ان کے خلاف دائر کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد مذہبی تعصب ہے جو جماعت احرار کو جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ اور اس تعصب کا اظہار بذریعہ تقریر مسلسل جماعت احرار کے ذمہ وار ارکان کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔ اور خصوصیت سے قادیان میں ان کا یہ پروگرام تھا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد کی نعشوں کو اس قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔ اور اس بنا پر فساد برپا کریں۔

یہ کہ ملازمان پولیس متعینہ قادیان نے احرار کے فساد کو روکنے کی بجائے اس کو فروغ دیا۔ اور ہر ممکن طریق پر جماعت احمدیہ کے افراد کو دق کیا۔ ان کی درخواستوں اور رپورٹوں پر مطلقاً کوئی کارروائی نہ کی اور احرار کے سخت غیر ذمہ وار رکن کی رپورٹ پر بھی پوری مستعدی کا اظہار کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف رویہ رکھا۔

ان حالات میں ملزمان یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ گیارہ ملازمان پولیس جو اس مقدمہ میں گواہانِ استغاثہ ہیں قابلِ اعتماد نہیں۔ اور ان کی شہادت کو لاگ وار تصور کرنا چاہیئے۔ یا کم از کم یہ قرار دیا جانا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ جس کے افراد ملزمان ہیں کا تعلق مقامی پولیس سے خوشگوار نہیں اور اس لئے وہ غیر جانبدار شہادت کی حیثیت نہیں رکھتے۔

یہ کہ جس صورت میں ملازمان مقامی پولیس واقعات کے عینی گواہ کی حیثیت سے پیش ہو رہے ہیں۔ ملزمان کا حق ہے کہ وہ اس شہادت کی حیثیت کو ظاہر کریں۔ اور انہیں اس کوشش سے باز رکھنا انہیں جائز حق سے محروم کرنے کے مترادف ہوگا۔

دفعہ ۸، ۷ ایکٹ شہادت اس پر حاوی ہیں۔ اور ایسی شہادت کا جواز ثابت کرتی ہیں ملزمان کی طرف سے مخصوص افعال کے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ ایسے تمام امور کے متعلق سوالات پوچھے جانے کی اجازت دی جائے۔ لالہ وزیر چند صاحب اہم گواہ استغاثہ ہیں۔ اور ان سے ضروری ہے کہ ایسے سوالات پوچھے جائیں۔

عرضی۔ عبد الرحمٰن وغیرہ ملزمان۔ ظہور احمد۔ فخر الدین ملتانی۔ رحمت اللہ شاکر۔ عبد الرحمٰن

مقدمہ قبرستان میں ملزمان کی طرف سے ۸ اکتوبر تین درخواستیں مجسٹریٹ صاحب درجہ اول بٹالہ کی عدالت میں پیش کی گئیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے پہلی دو درخواستوں کو نامنظور کر دیا تیسری درخواست کو صرف اس حد تک منظور کیا۔ کہ ملزمان ڈاکٹر عبد السمیع صاحب جنہوں نے مضروبین کا معائنہ کیا تھا۔ اور پٹواری مال کو صفائی کے گواہوں میں بلانے کی اجازت دے دی ہے۔

آج ملزمان کی طرف سے گواہان صفائی کی فہرست بھی داخل کی گئی۔ کل ۱۳۶ گواہان صفائی کی فہرست دی گئی تھی۔ جن میں سے مجسٹریٹ صاحب نے ۳۸ نامنظور کر دیئے اور ۹ گواہان کے متعلق لکھا۔ کہ اگر ان کا خرچہ ملزم داخل کر دیں۔ تو ان کو سمن کیا جاسکتا ہے۔

دوسری درخواست

جناب عالی! مظہران نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ عبد الحق کو کوئی ضرب شدید نہیں آئی یہ ضروری ہے کہ اس کا اکس رے کرایا جائے۔ اور اس غرض کے لئے عبد الحق گواہ استغاثہ کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ دھاریوال میں حاضر ہو۔ اور اکسرے ایکسپرٹ ڈسپنسری دھاریوال کو ہدایت کی جائے۔ کہ اس کا فوٹو لے۔ اور بطور گواہ اکسرے ایکسپرٹ کو طلب بھی فرمایا جائے۔

مظہران نے اولین وقت میں جبکہ شہادت استغاثہ شروع ہوئی تھی۔ یہ درخواست کی تھی۔ لیکن اس مرحلہ پر بوجہ عدم استحقاق اسے رد کر دیا گیا۔ اب صفائی میں اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے مظہران یہ درخواست کرتے ہیں۔

عرضی۔ عبد الرحمٰن۔ ظہور احمد

تیسری درخواست

جناب عالی! مظہران نہایت ادب سے حسب ذیل عارض ہیں۔ یہ کہ شہادت استغاثہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ عدالت آنجناب موقعہ کا معائنہ فرمائے اور پٹواری سے موقعہ جات ضروریہ کی تعیین بھی کرائے۔ اس لئے التماس ہے کہ موقعہ کا معائنہ فرمایا جائے۔ اور آنجناب کی موجودگی میں موقعہ جات ضروریہ کا تعین اور نشان دہی بھی گواہان استغاثہ سے کرائی جائے۔ اور اس کے مطابق پٹواری سے نقشہ تیار کروایا جائے۔

عرضی۔ عبد الرحمٰن۔ ظہور احمد

چوتھی درخواست

جناب عالی! گواہان استغاثہ میں سے مندرجہ ذیل کو مزید جرح کے لئے زیر دفعہ ۲۵۷ ضابطہ فوجداری طلب فرمایا جائے۔ وجوہات طلبی ہر گواہ کے متعلق علیحدہ طور پر گواہ کے سامنے عرض کر دی گئی ہیں۔

(۱) عبد الحق گواہ استغاثہ۔ مظہران کی طرف سے گواہ مذکور پر جرح نہیں ہو سکی ایڈووکیٹ مظہران نے عدالت آنجناب سے درخواست کی تھی۔ کہ نقول بیانات نہیں مل سکیں۔ اگرچہ ارجنٹ درخواست دی گئی ہے اس لئے وہ جرح کرنے سے قاصر ہیں نیز اس دن کے لئے فارغ بھی نہیں ہو سکتے۔ لیکن عدالت آنجناب نے دوسرے دن کی تاریخ مقرر کر دی۔ اور اس وقت تک نقولات نہ مل سکیں۔ اور نہ ہی ایڈووکیٹ مظہران اس دن حاضر عدالت ہو سکے۔ اس لئے اب درخواست کی جاتی ہے کہ گواہ مذکور کو طلب کیا جائے۔

(۲) ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس۔ پی۔ سی۔ ایم۔ ایس میڈیکل کالج لاہور گواہ استغاثہ جن کو مکرر جرح کے لئے اس بناء پر ترک کیا گیا تھا۔ کہ دفعہ ۲۵۷ میں عدالت آنجناب طلب کرے گی

(۳) پٹواری مال قادیان بمع کاغذات مطلوبہ جن کی تفصیل علیحدہ درج کر دی گئی ہے۔ اور انہیں بھی اسی خیال سے ترک کیا گیا تھا

(۴) لالہ وزیر چند صاحب اس گواہ کے متعلق عدالت آنجناب کو مجموعی حالات کا علم ہے۔ جن کے ماتحت ایڈووکیٹ مظہران نے مختصر سی جرح کر کے بیان گواہ مذکور کو ختم کر دیا۔ اگر عدالت آنجناب حکم دے تو مفصل حالات بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن صفائی غیر ضروری خیال کرتے ہوئے ان کا اعادہ نہیں کرتی۔ بعض ضروری سوالات اس جلدی کی وجہ سے رہ گئے۔ عدالت